ذریعہ مولوی امیر علی لکھنوی

حدیقہ شہدا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم کی بعد سراپا عصیان **مرزا جان** کی یہ عرض ہی کہ شکر پروردگار کا ہر فرد بشر پر
فرض ہی جسنی کعبہ دل کو اپنا گذرگاہ بنایا اور کنشت کا نقشہ امتحان کی واسطی کھینچ کی دکھایا ہر چند
دیر و حرم دونون مین کار سنگ و خشت ہی لیکن اوسکی بخشش مین دوزخ اسکی زیارت کی صلہ مین بہشت
ہی بحیل لکم دینکم ولی دین کا حکم آیا پہر جب اکملت لکم کی ٹہری تو انفروا خفافا
وثقالا وجاہدوا فی سبیل اللہ باموالکم وانفسکم ذالکم
خیر لکم ان کنتم تعلمون کہ کی لڑوایا جسنی جہد کی اوسی بہشت دی جسنی جی چورایا اوسی دوزخ کا گذر
بنایا سبحان اللہ کیا رحمت عام ہی اگر کوئی جاہل وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون
کی مفہوم سی واقف ہو کی عبادت پر کمر باندہی لاریب خلد برین اوسکا مقام ہی اور اگر کوئی عالم
بی عمل نوم العلماء عبادۃ کی اعتماد پر یا علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل
کی اعتقاد پر پاؤن پہیلای سو یا کری مفت اوقات کہو یا کری بیشک اوسکا بد انجام ہی دہی علم جو حل
خدادانی کا ثمر ہی ذرا سی لوٹ دنیا مین العلم حجاب اکبر ہی علم ہی خدا کی رحمت ہی عالم کی
بڑی توقیر و منزلت ہی فقیہ محدث سی خدا راضی ہوتا ہی لیکن مفتی اگر کہا جونپور کا قاضی ہوتا ہی
نعت اور نعت رسول الثقلین امام القبلتین محمد بن عبد اللہ نور من نور اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جس وقت مجتہدین کو خبر شہادت امیر المجاہدین و غازیان صاحب یقین زبان دوست منکرین سے پہنچی طبیعت بہت
مسرور ہوئی کہا آج دورنگی دور ہوئی ظاہر میں افسوس کیا زانو پیٹ لیا کمال حسرت سے فرمانے لگے کہ ہائے
جری خدادوست یوں بیگناہ مارا گیا خالصاً لوجہ اللہ مارا گیا حیف کہ اسوقت میں ہم لوگ جدا رہے
گنہگار خدا و رسول خدا سے شریک ہونا واجب تھا تا دنیا مناسب تھا ہم کو اس غم سے خواب آئے گا
جب خدا باز پرس کریگا جواب آئے گا طبیعت کو پیچ و تاب ہے ایسا اضطراب ہے اللہ رے مکاری اور
دنیاداری دل کا وہ عالم زبان پر یہ ماتم جب یہ کلمات حسرت و افسوس گوش زد عوام ہوئے ناواقفان عوام
پہلے ہی سے مصروف بمدائح و ستایش مجتہد اور مشغول بقبائح و مذائم علمائے حنفیہ تھے اور بھی گرویدہ اور
رام ہوئے اکثر جہلا دو دو چار چار جانے لگے اور مجتہد بھی امیر المجاہدین کا ذکر کر کے سب کی استمالت فرمانے لگے
یہاں تک کہ جمعے کو تین چار سو آدمی اہل سنت و جماعت سے مسجد آصفی میں بامید وعظ فضیلت جہاد
بر کفار اور دہ نیض آباد جمع ہوئے بعضے عقلانے دیکھا کہ یہ بیچارے جہلا ناحق و ناروا فریب سے بیچ دام مکر میں
پھنستے ہیں حیف ہے کار ان کی عقل پر ہنستی ہیں کوئی ایسی تدبیر کیجئے کہ مجتہد کا تقیہ ظاہر ہو جائے ہر کس و ناکس
اس کید سے ماہر ہو جائے عوام کی طبیعت پھر جائے انکی عظمت نظروں سے گر جائے وہ اسی خیال میں تھے
کہ کسی نطفۂ شیطان پلید ثانی یزید نے استفتا لکھا **نقل استفتا** امیر علی سنی المذہب ہمراہیانش اندرین
قضیہ معرکۂ مقتضیہ ناجی و شہید گردید یا ناری پلید **جواب** سوائے فرقۂ اثنا عشریہ امامیہ کسی ناجی میت
کشتہ شود خواہ بموت خود میرد واللہ اعلم **عبدہ حسین بن علی** مجتہد نے دیکھا کہ اب حسب موافق
تدبیر اور تمنائے دلی مولوی امیر علی اور غازی فی سبیل اللہ شہید ہوئے محل تقیہ اور جائے خوف باقی
نہ رہی بقول شخصے کہ **مصرع** می تراود ز لبم آنچہ در آوند من ہست اور نواب سے وعدہ بھی کر چکے تھے بے تکلف
دستخط کیا کہ سوائے فرقۂ امامیہ کوئی ناجی نہیں راقم کے نزدیک یہی ہے کہ اس فرقے کی برابر کوئی ناجی نہیں اگرچہ
خواص جو تردد بر مذہب اثنا عشری پہچانتے تھے ابتدا ہی سے معما میں تقیہ اور مکر جانتے تھے لیکن عوام
بہائم سیرت و وحوش سریرت کہ یکلخت ایسے معما میں باریک کا ادراک نہیں رکھتے ہیں اور موافق
حیثیت کی زبان درازی میں بھی باک نہیں رکھتے ہیں اس مکر و فریب میں گرفتار ہو کے علمائے حنفیہ کو
دنیادار خدا فراموش اور علمائے امامیہ کو حق گذار و حق کوش کہتے تھے اور اکثر مجتہد کی خدمت میں حاضر
رہتے تھے وہ اس گمان سے خدمت حضرات میں خدا جانے کیا کیا بے ادبیاں کرتے تھے تہمتیں غیر مناسب